قبر پر اذان دینے کا مسئلہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ جمیع الانبیاء والمرسلین خصوصًا علیٰ افضلھم وخاتمھم وعلیٰ آلہ واصحابہ واتباعہ اجمعین ۔

اولادِ آدم میں شروع ہی سے دفن کرنے کا طریقہ اللہ تعالیٰ نے رکھا ہے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل ومکمل شریعت میں دفن کرنے اور مردے کو قبر میں اتارنے بلکہ اس کے بعد پیش آنے والے تمام حالات اور ہر موقع سے متعلق ہر ہر عمل کی تفصیل بتائی گئی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک سنت ہر جگہ ہماری رہنمائی کے لئے موجود ہے آپ کے بعد آپ کے جاں نثار صحابہ نے ان تمام باتوں پر پوری سختی کے ساتھ عمل کیا پھر چاروں اماموں نے اپنی اپنی فقہ میں ہر بات کو صاف صاف تحریر فرمایا ہے لیکن قبر پر اذان دینا کہیں بھی ثابت نہیں ہوتا ہے اگر یہ ثواب کی چیز تھی تو سب کے سب اسکو کیوں بھول جاتے اور اللہ کے یہ مقبول بندے چاروں سلسلے کے پیشوا شیخ عبدالقادر جیلانی خواجہ معین الدین چشتی شیخ شہاب الدین سہروردی خواجہ بہاء الدین نقشبندی علیہم الرحمۃ والرضوان اپنے اپنے زمانہ میں کبھی کسی مرید کی قبر پر ضرور اذان دلواتے یا کم از کم ان بزرگوں کے دفن کے بعد ان کے جاں نثار مرید ان کی قبر پر ضرور اذان دیتے

لیکن کسی نے قبر پر اذان نہیں دی یہ اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ قبر پر اذان دینا نہ ثواب کی کوئی چیز ہے نہ دین کا کوئی کام ہے چنانچہ فقہاء کرام نے قبر کی اذان کو بدعت اور ممنوع قرار دیا ہے درر البحار[1] میں ہے۔

ومن البدع التی شاعت فی بلاد الهند الاذان علی القبر بعد الدفن۔	ان بدعتوں میں سے جو ہندوستان کے (بعض) علاقوں میں رائج ہو گئی ہیں دفن کے بعد قبر پر اذان دینا بھی ہے۔

علامہ قاسم نے بھی درر البحار کی شرح میں قبر کی اذان کو غلط اور بدعت قبیحہ فرمایا ہے علامہ ابن عابدین شامی علیہ الرحمہ نے اپنی مشہور کتاب رد المحتار عرف فتاوی شامی میں دو جگہ قبر کی اذان کے سلسلہ میں اظہار خیال فرمایا ہے اور اس اذان کو بدعت قرار دیتے ہوئے اس کے غلط ہونے کی تصریح کی ہے بلکہ جن شافعی فقہاء نے اس کو جائز بتایا تھا خود دوسرے شافعی علماء سے اس کی تردید اور غلط ہونے کی فقہ شافعی سے تائید بھی پیش فرما دی ہے چنانچہ شامی جلد اول کتاب الجنائز میں فرماتے ہیں۔

فی الاقتصار علی ما ذکر من الوارد اشارة علی انه لا یسن الاذان عند ادخال المیت فی قبره کما هو المعتاد الآن وقد صرح ابن حجر فی فتاواه بانه بدعة وقال من ظن انه سنة قیاسا علی ندبهما للمولود	صاحب در مختار نے میت کے صرف انہیں احکام کے تذکرے پر اکتفا فرمایا ہے جو احادیث سے ثابت ہیں اس سے یہ اشارہ نکلتا ہے کہ میت کو قبر میں اتارنے کے وقت اذان کہنا خلاف سنت ہے جیسا کہ آجکل عادت بنائی گئی ہے اور علامہ ابن حجر مکی نے

---

[1] درر البحار کے مصنف شیخ شمس الدین ابو عبداللہ محمد یوسف دمشقی متوفی ۸۰۰ھ ہیں اور شرح کے مصنف علامہ قاسم بن قطلوبغا تلمیذ ابن ہمام متوفی ۸۷۹ھ ہیں۔

الحاق الخاتمة الامر بالابتداء لم یصب ۔

(شامی ج۱ ص ۶۶)

اپنے فتاویٰ میں صراحت سے لکھا ہے کہ یہ بدعت ہے اور جو لوگ اس کو اس بنا پر سنت کہتے ہیں کہ جب بچہ پیدا ہونے پر اذان و اقامت مندوب ہے تو مرنے کے وقت بھی ہوگی تاکہ انسان کا خاتمہ اسکی ابتدار کے موافق ہوجائے تو یہ لوگ غلطی پر ہیں ۔

اس جگہ علامہ شامی نے قبر کی اذان کو بدعت قرار دینے کے ساتھ یہ بھی بتایا کہ اذان دینے والے کا قیاس غلط ہے جس سے معلوم ہو گیا کہ یہ عمل ان کے نزدیک بدعت حسنہ یا مسنون نہیں ہے بلکہ ایک غلط عمل ہے بالکل یہی بات ان سے پہلے علامہ خیر الدین رملی رحمۃ اللہ علیہ نے بحر الرائق کے حاشیہ میں تحریر فرمائی ہے علامہ خیر الدین رملی صاحب در مختار کے استاد اور مشہور حنفی فقیہ ہیں جن کا انتقال ۱۰۸۱ھ میں ہوا ہے ۔

فتاویٰ شامی میں دوسری جگہ علامہ ابن عابدین تحریر فرماتے ہیں ۔

ورأیت فی کتب الشافعیة انه قد یسن الاذان لغیر الصلوٰة .... وقیل وعند انزال المیت القبر قیاسا علی اول خروجه من الدنیا لکن رده ابن حجر فی شرح العباب ص۲۸۳

میں نے فقہ شافعی کی بعض کتابوں میں دیکھا ہے کہ نماز کے بغیر بھی اذان کو مسنون بتایا گیا ہے ..... قبر میں مردے کو رکھتے وقت بھی انسان کی ابتدائی دنیاوی ولادت پر قیاس کرتے ہوئے اذان کو مسنون بتایا گیا ہے لیکن علامہ ابن حجر مکی نے شرح عباب میں اس کی تردید فرمائی ہے ۔

شاہ محمد اسحاق صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

الجواب ۔ اذان دادن بر قبر مکروہ است کہ معہود از سنت نیست (مأۃ مسائل ص۵۵)

دفن کے بعد قبر پر اذان دینا مکروہ ہے کیونکہ سنت سے اس کا ثبوت نہیں ہے ۔

اسی طرح علامہ محمود بلخی اپنی کتاب توشیح حاشیہ تنقیح میں لکھتے ہیں ۔

ما فی الاثر من الاذان علی القبر لیس بشئ ۔

جو قبر پر اذان کے سلسلہ میں باتیں نقل کی گئی ہیں انکی حقیقت کچھ بھی نہیں ہے ۔

حنفی فقہار میں سے صاحب درر البحار، علامہ قاسم، علامہ ابن عابدین شامی علامہ خیر الدین الدین رملی شاہ محمد اسحاق محدث دہلوی علیہم الرحمہ والرضوان پانچوں نے اس اذان کو ناجائز بدعت اور مکروہ بتایا ہے جیسا کہ ان کی تحریروں سے واضح ہے اور جن شافعی علمار نے اس کے جواز کا خیال ظاہر فرمایا تھا انکے خیال کی پرزور تردید خود شافعی علمار میں علامہ ابن حجر مکی نے اپنی دو دو کتاب میں پوری صراحت سے کردی ہے ان سب کے علاوہ جتنی چیزیں قبر کی اذان کے سلسلہ میں نقل کیجاتی ہیں اور اس کے جائز قرار دینے والے جو کچھ باتیں بناتے ہیں ان سب کا بے حقیقت ہونا علامہ محمود بلخی نے واضح کر دیا ہے ایک بات یہ بھی غور کرنے کی ہے کہ دفن کے بعد اذان کا کوئی تک بھی نہیں ہے یہ موقع اذان کیلئے بالکل بے جوڑ اور غیر مناسب ہے اگر ظاہری طور پر کوئی جوڑ بھی ہوسکتا تھا تو نماز جنازہ سے پہلے اس کے لئے مناسب موقع عقل میں آنے والی ایک بات ہوسکتی تھی اگرچہ وہ بھی اپنی جگہ غلط ہے اس لئے کہ فقہائے احناف نے صاف

صاف تحریر فرمایا ہے۔

فلا اذان ولا اقامۃ فی صلوٰۃ الجنازۃ (بدائع الصنائع ج ۱ ص ۱۵۲)

نماز جنازہ میں نہ اذان جائز ہے نہ اقامت۔

معلوم ہوا کہ نماز جنازہ جو ظاہری طور پر اذان کی ایک مناسب جگہ تھی، وہاں اذان کیلئے ثابت نہ ہونے کی وجہ سے گنجائش نہیں ہے تو بالکل بے تکی اور غیر مناسب جگہ قبر پر اذان کا جواز کیونکر ہوسکتا ہے اب تک حوالے میں جو کتابیں درج کی گئی ہیں وہ دیو بندی بریلوی اختلاف کے ظاہر ہونے سے پہلے کے مستند اور معروف حنفی علمار کی تحریر کردہ ہیں اب ان سب کے بعد فتاویٰ رحیمیہ سے ایک مفصل فتویٰ بھی نقل کر دیتا ہوں تاکہ معلوم ہوجائے کہ علمار دیو بند نے پہلے کے اہل سنت حنفی علمار کی تحریروں کے خلاف کوئی بات نہیں لکھی ہے بلکہ وہ بھی انھیں کی تائید میں ہیں نئی بات دین میں جاری کرنے والے رضا خانی علمار ہیں جنھوں نے تمام حنفی اور اہل سنت علمار کے بالکل خلاف محض اپنے ذہن و دماغ سے ایک مذموم بدعت اور نئی بات نکالی ہے اور اس کے لئے غلط فلسفے گڑھ کر اسکو رواج دینے کیلئے بے جا سختی سے زور لگا رہے ہیں فتاویٰ رحیمیہ میں درج ذیل سوال اور اس کا جواب موجود ہے۔

سوال۔ تدفین کے بعد قبر پر اذان پڑھنا کیسا ہے؟ بدعتی علمار کے فتوے سے ہمارے بدعتی حضرات نے یہ نیا رواج جاری کیا ہے امید ہے کہ آپ بتفصیل جواب دیں گے ان کا عقیدہ ہے کہ اذان سے میت شیطانی شرارت سے محفوظ رہتی ہے۔

جواب ۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے میت کی مغفرت اور عذاب قبر اور شیطانی شرارت سے حفاظت کیلئے نماز جنازہ اور میت کو قبر میں رکھتے وقت بسم اللہ وعلیٰ ملۃ رسول اللہ پڑھنے اور مٹی ڈالتے وقت تین مٹھی مٹی ڈالنے کی اور پہلی بار منھا خلقنا کم دوسری بار وفیھا نعیدکم تیسری بار ومنھا نخرجکم تارۃ اخری پڑھنے کی ہمیں ہدایت فرمائی ہے اور دفنانے کے بعد سر ہانے سورہ بقرہ کی ابتدائی آیتیں اور پائتی کی طرف سورہ بقرہ کی آخری آیتیں پڑھ کر دیر تک قرآن شریف وغیرہ پڑھنے اور بارگاہ خداوندی میں نہایت عجز وانکساری کے ساتھ میت کیلئے دعائے مغفرت کرنے کا ثبوت ملتا ہے (مشکوۃ شریف ص ۱۴۹) (کتاب الاذکار امام نووی ص ۱۱) اگر اس وقت اذان کی ضرورت ہوتی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ضرور حکم فرماتے اور جانثار صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ضرور عمل پیرا ہوتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں اور آپ کی وفات کے بعد خلفائے راشدین صدیق اکبرؓ فاروق اعظمؓ عثمان ذی النورینؓ علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہم کے نورانی دور میں ہزار ہا صحابہ وتابعین وفات پاگئے مگر کسی قبر پر اذان نہیں دی گئی صحابہ کرام کے بعد بزرگان تابعین وتبع تابعین ائمہ مجتہدین امام اعظم ابو حنیفہ امام شافعی، امام مالک، امام احمد بن حنبل اور ان کے بعد بزرگان امام بخاری. امام مسلم، امام ترمذی اور امام ابو داؤد وغیرہ کسی نے بھی اس پر عمل نہیں کیا مسنون طریقہ پر عمل کرنے میں ہماری نجات ہے اور اس کی خلاف ورزی گمراہی کا باعث ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کے

تہتر فرقے بیان فرما کر ارشاد فرمایا کہ ان میں ایک ہی فرقہ نجات پانیوالا ہے صحابہ کرام نے پوچھا۔ من ھی یا رسول اللہ (نجات پانے والا فرقہ کون ہے) آپ نے ارشاد فرمایا۔ ما انا علیہ واصحابی جس طریقہ پر میں اور میرے اصحاب عمل پیرا ہیں (مشکوۃ ص ۳۰)

دیکھئے آپ نے اصلاح امت اور اس کی ہدایت کیلئے راہ عمل متعین فرما دی کہ میرے اور میرے اصحاب کے طریقہ پر عمل پیرا ہونے پر نجات موقوف ہے حدیث شریف میں ہے کہ ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہایت عجیب وغریب اور بہت ہی موثر انداز میں کچھ کلمات ارشاد فرمائے جن سے حاضرین کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے اور دل لرز اٹھے ایک صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ ارشادات تو ایسے ہیں جیسے رخصت کرتے وقت کوئی ضروری نصیحتیں کیا کرتا ہے ہمیں کچھ اور نصیحتیں بھی فرما دیجئے آپ نے کچھ اور نصیحتیں ارشاد فرمائیں ان میں اہم ترین نصیحت یہ تھی کہ آپ نے فرمایا میرے بعد جو زندہ رہے گا وہ بہت اختلافات دیکھے گا تو ایسی حالت میں تم پر لازم اور ضروری ہے کہ اس طریقہ پر مضبوطی سے جمے رہو جو میرا اور میرے بعد ان خلفاے راشدین کا طریقہ ہے جو من جانب اللہ ہدایت یافتہ ہیں (ابوبکر وعمر وعثمان وعلی رضی اللہ عنہم) اس طریقہ کو مضبوطی سے سنبھال لو اور دانتوں اور کونچلیوں سے پکڑ لو اور جو نئی باتیں ایجاد ہوں ان سے پوری طرح پرہیز کرو کیونکہ دین میں ہر نئی بات بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے (مشکوۃ شریف)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کا ارشاد ہے اتبعوا اثرنا ولا تبتدعوا فقد کفیتم ہمارے نقش قدم پر چلو اور بدعات ایجاد نہ کرو تمہارے لئے ہماری اتباع کافی ہے (الاعتصام ج ۱ ص ۹۱ کنز العمال ج ۱ ص ۵۶) اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

کل عبادۃ لم یتعبدھا اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلا تعبدوھا۔

ترجمہ۔ ہر ایسی عبادت جس کو صحابہ کرامؓ نے نہ کیا ہو تم بھی نہ کرو۔ (الاعتصام جلد ۲ ص ۳۱۰)

حدیث میں ہے حضرت ابن مسعودؓ کو خبر پہونچی کہ کچھ لوگ مغرب بعد اکٹھے بیٹھتے ہیں ان میں سے ایک شخص کہتا ہے کہ اتنی بار سبحان اللہ اور اتنی بار الحمد للہ اور اللہ اکبر اور لا الہ الا اللہ پڑھو حاضرین اسی طرح پڑھتے ہیں حضرت ابن مسعودؓ ان کے پاس تشریف لے گئے ان کا یہ طریقہ دیکھا کھڑے ہو کر کہنے لگے قسم ہے اس خدا کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں بے شک تم سخت تاریک بدعت میں مبتلا ہو ورنہ یہ کہو کہ تمہارا علم صحابہ کرام کے علم سے بڑھا ہوا ہے (کہ تم وہ کر رہے ہو جس کی صحابہ کرام کو خبر بھی نہیں تھی) پھر ان کو مسجد سے نکال دیا (الاعتصام ج ۲ ص ۱۶۵ مجالس الابرار ۱۸ ص ۱۲۵)

حضرت امام مالکؒ فرماتے ہیں کہ جس نے دین میں نئی بات ایجاد کی اور اس کو کار خیر سمجھا تو اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو احکام خداوندی کی تبلیغ میں خائن اور کمی کرنے والا ٹھہرایا چونکہ ارشاد خداوندی ہے۔

الیوم اکملت لکم دینکم آج میں نے تمہارے لئے تمہارے دین کو

مکمل کر دیا۔ لہٰذا جو کام آپ کے مبارک زمانہ میں دین میں شامل نہ تھا وہ آج بھی دین میں شامل نہیں ہو سکتا ہے (الاعتصام ج ۱ ص ۴۸) اسی لئے نماز عید اور خطبہ کے وقت اذان[۱] اور جماعت کے وقت اقامت نہیں پڑھی جاتی کہ آپ کے مبارک دور میں دین میں نہیں تھی اسی طرح قبر پر اذان دینا بھی دین میں شامل نہیں قطعًا بدعت ہے کیونکہ سنت سے ثابت نہیں۔ (فتح القدیر ج ۲ ص ۱۰۲ البحر الرائق ج ۲ ص ۱۹۶ فتاوٰی عالمگیری ج ۱ ص ۱۶۶)

علامہ شامی نے اذان علی القبر کو خلاف سنت اور بدعت فرمایا ہے لا یسن الاذان عند ادخال المیت اور تحریر فرماتے ہیں کہ قد صرح ابن حجر فی فتاواہ بانہ بدعۃ ترجمہ ابن حجر نے اپنے فتاوٰی میں تصریح کی ہے کہ بدعت ہے (شامی ج ۱ ص ۸۳۷) واللہ تعالیٰ اعلم (فتاوٰی رحیمیہ جلد اول ص ۳۶۵ تا ۳۶۷)

قبر پر اذان دینے کا فلسفہ اور اسکی حقیقت

مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی نے ایک رسالہ

---

[۱] یعنی عید کی نماز کیلئے نہ اذان دیجاتی ہے نہ اقامت پڑھی جاتی ہے اسی طرح خطبہ کے وقت بھی اذان نہیں دیجاتی ہے چنانچہ امام غرناطی فرماتے ہیں ومن ذلك الاذان والاقامۃ فی العیدین فقد نقل ابن عبد البر اتفاق العلماء علی ان لا اذان ولا اقامۃ فیھما (الاعتصام ج ۲ ص ۱۴) ترجمہ اسی قبیل سے عیدین میں اذان و اقامت کا معاملہ ہے علامہ ابن عبد البر نے اجماع نقل کیا ہے اس بات پر کہ عیدین میں نہ اذان جائز ہے نہ اقامت ۱۲ م

اذان قبر کے جواز اور اس کی مصلحت اور فائدے کے سلسلہ میں تصنیف کیا ہے جس کا نام ایذان الاجر ہے۔ مختلف علماء نے اسی وقت اس رسالہ کا جواب لکھ کر اس کے تمام عقلی اور نقلی دلائل کی حقیقت واضح کر دی تھی اور اس کا بے وزن ہونا ظاہر کر دیا تھا چنانچہ مولانا منظور احمد نعمانی نے امعان النظر لکھ کر خانصاحب کی علمی حیثیت اور ان کی کج فہمی کو واضح کر دیا ہے، اسی طرح تحقیق الامر میں بھی خانصاحب کی خوب اچھی طرح خبر لی گئی ہے اور ان کے تمام منطقی اور مناظرانہ مغالطوں کے تار و پود بکھیر دیئے گئے ہیں۔ خانصاحب کی منطق کو سمجھنے کیلئے ان کا کلام ہم ان کے ملفوظ سے نقل کرتے ہیں کسی نے ان سے معلوم کیا۔

(عرض) وقت دفن اذان کیوں کہی جاتی ہے۔

(ارشاد) دفع شیطان کیلئے حدیث میں ہے اذان جب ہوتی ہے شیطان ۳۶ میل بھاگ جاتا ہے الفاظ حدیث کے یہ ہیں کہ روحا تک بھاگتا ہے اور روحا مدینہ طیبہ سے ۳۶ میل ہے اور وہ وقت ہوتا ہے دخل شیطان کا جس وقت منکر نکیر سوال کرتے ہیں من ربک تیرا رب کون ہے یہ لعین[1] دور سے اشارہ کرتا ہے

---

[1] شیطان کے وسوسہ اور قبر میں اشارہ کرنے کی بات خانصاحب نے اپنی طرف سے تحریر فرمائی ہے قرآن وحدیث اور فقہ حنفی کے ذخیرہ میں کہیں یہ ثابت نہیں کہ شیطان قبر میں داخل ہو کر وسوسہ اندازی کرتا ہے یا اپنی طرف اشارہ کرتا ہے اور حکیم ترمذی کے حوالہ سے جو کچھ انھوں نے نقل کیا ہے وہ موضوع اور بالکل من گڑھت ہے اہل علم کے نزدیک اس قسم کی روایت قابل قبول نہیں۔ ۱۲ر

اپنی طرف کو مجھ کو کہدے جب اذان ہوتی ہے بھاگ جاتا ہے وسوسہ نہیں ہوتا ہے
پھر سوال کرتے ہیں ما دینك تیرا دین کیا ہے اس کے بعد سوال کرتے ہیں ما تقول
فی هذا الرجل ان کے بارے میں کیا کہتا ہے اب نہ معلوم کہ سرکار خود تشریف
لاتے ہیں[1] یا روضہ مقدسہ سے پردہ اٹھادیا جاتا ہے شریعت نے کچھ تفصیل
نہ بتائی اور چونکہ امتحان کا وقت ہے اسلئے هذا النبی[2] نہ کہیں گے ہذا الرجل کہیں گے۔
(الملفوظ حصہ چہارم ص ۳۷۱)
یہ بات اپنی جگہ درست ہے کہ مردے سے قبر میں فرشتے سوال کرتے ہیں۔

---

[1] خانصاحب نے تو اس جگہ اقرار کرلیا ہے کہ شریعت نے تفصیل نہیں بتائی ہے لیکن آجکل انکی جماعت کے بعض مولوی اسی روایت کو دلیل بنا کر یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہر قبر میں حضور بذات خود تشریف لاتے ہیں حالانکہ یہ بات غلط ہے ملا علی قاری حنفی علامہ قسطلانی سے نقل فرماتے ہیں قیل یکشف للمیت حتی یری النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھی بشری عظیمۃ للمومن ان صح ذلك ولا نعلم حدیثا صحیحا مرویا فی ذلك والقائل بہ انما استند لمجرد ان الاشارۃ لا تکون الا للحاضر ولکن یحتمل ان یکون الاشارۃ لما فی الذھن مجازا۔
(حاشیہ مشکوٰۃ ص ۲۴)

[2] هذا النبی نہ کہیں گے یہ بات بھی خانصاحب کے غیر محقق ہونے کی دلیل ہے ورنہ تحقیق سے معلوم ہوتا ہے کہ فرشتہ قبر میں من نبیك کہہ کر بھی سوال کرتا ہے چنانچہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں لفظ مصابیح ایں چنیں است اذا قیل لہ من ربك وما دینك ومن نبیك یعنی چوں گفتہ میشود مر اورا کیست پروردگار تو چیست دین تو وکیست پیغمبر تو (اشعۃ اللمعات ج ۱ ص ۱۲۴)

اور یہ بھی صحیح ہے کہ اذان کی آواز سے شیطان بھاگتا ہے لیکن قبر میں شیطان کا داخل ہو کر گڑبڑ کرنا نہ کسی صحیح روایت سے ثابت ہے اور نہ عقلی طور پر درست ہے۔
اسلئے کہ انسان کو نیکی سے روکنے کیلئے شیطان کوشش کرتا ہے جب انسان کا انتقال ہو گیا تو اب اس کی زندگی کا وہ دور ہی ختم ہو گیا جس میں اس کے ذمہ شریعت کے احکام کی پابندی بھی اور نیکی کمانے کا اسکو موقع تھا موت کے بعد عملی زندگی اور تکلیفی حیات کا سلسلہ ختم ہو چکا ہے حدیث میں صاف بتایا گیا ہے اذا مات الانسان انقطع عنه عمله ترجمہ جب انسان کا انتقال ہو جاتا ہے تو اسکی عملی زندگی سلسلہ ہی ختم ہو جاتا ہے لہذا قبر میں شیطان کا موجود ہونا ایک غیر معقول اور بالکل فضول بات ہے اور اگر تسلیم بھی کر لیا جائے کہ واقعی شیطان قبر میں داخل ہو جاتا ہے تو غور کرنے کی چیز ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ پھر تابعین ائمہ دین بلکہ چار سو سال تک یہ شیطان کہاں تھا اور کسی قبر میں کیوں نہیں گھس پاتا تھا کیا یہ شیطان ہی نیا پیدا ہو گیا ہے یا اس نے قبر میں گھسنے کی یہ نئی ادا ہی اب سیکھی ہے۔
دوسری بات یہ کہ اذان کی آواز سے شیطان بھاگتا ہے لیکن صرف اس اذان کی آواز سن کر بھاگتا ہے جو اذان نماز کیلئے دی جاتی ہے ہر اذان کی یہ خاصیت نہیں بتائی گئی ہے بلکہ حدیث میں صاف صاف نماز والی اذان ہی کیلئے یہ بتایا گیا ہے چنانچہ صراحت کے ساتھ موجود ہے۔

اذا اذن للصلوٰة ادبر الشیطان له ضراط (بخاری ج ۱ ص ۸۵) ترجمہ جب نماز کیلئے اذان دی جاتی ہے شیطان بھاگتا ہے اور اسکی ہوا خارج ہوتی ہے۔
اس روایت سے معلوم ہوا کہ ہر اذان سے شیطان نہیں بھاگتا ہے بلکہ یہ

خصوصیت صرف نماز کی اذان کے لیئے ہے اگر ہر اذان سنتے ہی شیطان بھاگ جائے اور ہر موقع پر شیطان بھگانے کیلئے آذان دینا کافی ہو اور شریعت میں اسکی اجازت دیدی جائے تو جہاں جہاں شیطان موجود ہو یا اس کے وسوسہ اندازی کا اندیشہ ہو اذان دینے کی چھوٹ مل جائے حالانکہ کوئی بے علم مسلمان اور معمولی عقل کا آدمی بھی اس کیلئے راضی نہ ہوگا غور فرمائیے کھانا پینے کے پہلے بسم اللہ پڑھنے کا حکم ہے اس لیئے کہ اگر بغیر بسم اللہ پڑھے کھانا یا پینا شروع کردے گا تو شیطان اس میں شریک ہوجاتا ہے خود خانصاحب کا ارشاد ہے:

بغیر بسم اللہ شیطان اس کھانے میں شریک ہوجاتا ہے رب العزت نے اس سے فرمایا تھا وشارکھم فی الاموال والاولاد مال و اولاد میں ان کا شریک ہو جو بغیر بسم اللہ کھائے پیئے اس کے کھانے پینے میں شیطان شریک ہوجاتا ہے اور بغیر بسم اللہ عورت کے پاس جائے اس کی اولاد میں شیطان کا ساجھا ہوتا ہے حدیث میں ایسوں کو مغربین فرمایا جو انسان وشیطان کے مجموعی نطفے سے بنتے ہیں اگر کھانے کی ابتدا میں بھول جائے اور درمیان میں یاد آجائے فوراً بسم اللہ علی اولہ وآخرہ پڑھ لے[1] شیطان اسی وقت قے کر دیتا ہے اور بفضلہ میں بھوکا ہی مارتا ہوں یہانتک کہ

لے اس موقع پر خانصاحب کی منطق ہے اذان پڑھنا چاہیئے یا کسی سے کھانے والا اذان دلا دے تاکہ شیطان بھاگ جائے لیکن شیطان بھگانے کیلئے رضا خانی ترکیب کو شریعت نے اجازت نہیں دی ہے۔

پان کھاتے وقت بسم اللہ اور جب چھالیہ منھ میں ڈالی تو بسم اللہ شریف ہاں حقہ پیتے وقت نہیں پڑھتا طحطاوی میں اس سے ممانعت لکھی ہے[1]۔ وہ خبیث اگر اس میں شریک ہوتا ہو تو ضرور ہی پاتا ہوگا کہ عمر بھر کا بھوکا پیاسا اس پر دھوئیں سے کلیجہ جلتا بھوک پیاس میں حقہ بہت برا معلوم ہوتا ہے پھر فرمایا شیطان ہر وقت تمہاری گھات میں ہے اس سے غافل کسی وقت نہ ہو[2] (الملفوظ دوم ص۱۹۶، ۱۹۷)

خانصاحب کے بیان سے معلوم ہوا کہ کھانے پینے ہی میں نہیں بلکہ ہر وقت ہی شیطان ہر انسان کے ساتھ لگا ہوا ہے اب ان کی منطق سے اسکو بھگانے کے لیے اذان کی اجازت ہے اسی طرح پیشاب پاخانہ کی ضرورت پوری کرتے وقت یہ دعا حدیث میں بتائی گئی ہے۔

اللھم انی اعوذ بك من الخبث والخبائث اے اللہ مجھے اپنی حفاظت میں لیجئے ہر نر مادہ خبیث سے۔

۱؎ طحطاوی نے اسلئے بسم اللہ پڑھنے سے روکا ہے کہ انکے نزدیک دھواں پینا یعنی حقہ کا استعمال ہی منع ہے ناجائز کام بسم اللہ پڑھ کر شروع کرنا منع ہے لیکن خانصاحب کا فتویٰ تو یہ ہے کہ حقہ پینا منع اور ناجائز نہیں ہے پھر طحطاوی کے قول پر خانصاحب کیلئے عمل کرنے کی کیا گنجائش رہ جاتی ہے۔

۲؎ جب ہر وقت اور ہر انسان کے ساتھ شیطان لگا ہوا ہے تو خانصاحب کی منطق سے شیطان بھگانے کیلئے ہر آدمی ہر وقت اذان دیتا رہے یا ہر آدمی کے ساتھ ایک موذن مقرر کر دینا چاہئے تاکہ وہ شیطان بھگا کر مسلمان بھائی کی حفاظت اور مدد کرے۔ ۱۲ر

بلکہ حدیث میں علت بھی بیان کر دی گئی ہے کہ اس موقع پر یہ دعا کیوں پڑھنی چاہیئے۔ فرمایا گیا۔

فان ھذہ الحشوش محتضرۃ   یہ گندی جگہیں شیاطین کے اڈے ہیں۔

(مشکوٰۃ وابوداؤد ج ۱ ص ۲)

لہذا ہر آدمی کو چاہیئے کہ جب بیت الخلاء جائے تو کسی کو تاکید کر دے کہ وہ اذان شروع کر دے تاکہ شیطان بھاگ جائے اسی طرح میاں بیوی کی ہمبستری کے وقت بھی شیطان موجود رہتا ہے جیسا کہ اس دعا کے الفاظ سے ظاہر ہے جو اس موقع پر پڑھنے کے لئے وارد ہوئی ہے۔

اللھم جنبنا الشیطان وجنب الشیطان ما رزقتنا (بخاری ج ۲ ص ۹۴۵)   اے اللہ ہم دونوں کو شیطان سے دور رکھ اور جو ہمیں اولاد ملے ان کو ان کو بھی شیطان سے محفوظ فرما دے۔

اس موقع پر بقول خانصاحب بریلوی نہ صرف شیطان موجود ہے بلکہ اگر بسم اللہ نہ پڑھ سکا ہے تو شیطان کی شرکت بھی ہمبستری میں ہو جائیگی اور مسلمان عورت پر ڈبل بوجھ پڑ جائے گا بنابریں اسکی مدد کرنے کیلئے اور شیطان بھگانے کیلئے خانصاحب کا مجرب نسخہ عمل میں لانا نہایت ضروری ہو جاتا ہے اسلئے ہر رضاخانی کو چاہیئے کہ اپنے پیروں اور مولویوں اور ان کی گھر والیوں کی مدد و حفاظت کیلئے اس موقع پر ضرور اذان دیا کریں لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

مزید غور فرمایئے ہر بے نمازی شرابی جواڑی شیطان کے پھندے میں ہے

تمام سرکاری دفتروں اور آفسوں میں رشوت اور غلط کاری کا بازار گرم ہے یہ سب شیطانی اڈے ہیں لہذا ہر جگہ ہر وقت اذان چالو کر دیجئے نتیجہ خود ہی سامنے آ جائے گا ہمارے سمجھانے کی ضرورت نہ ہوگی تیسری بات یہ ہے کہ اگر مان ہی لیا جائے کہ ہر موقع پر شیطان بھگانے کیلئے اذان دینے کی اجازت ہے اور ہر اذان سے شیطان بھاگ ہی جاتا ہے تو حدیث میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ بھاگتے وقت شیطان بدحواسی میں گوز لگاتا ہوا یعنی ہوا خارج کرتا ہوا جاتا ہے پس اگر بالفرض قبر میں شیطان آ ہی گیا ہو اور اذان کے ذریعہ اسکو بھگایا جائے تو وہ اپنی عادت کے مطابق ریاح خارج کریگا جس سے فرشتے اور خود مردے پر کیا گذرے گی اور قبر میں کیسی خوشبو پھوٹے گی۔

لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم واقعی بدعت بھی کیسی بری بلا ہے۔ کہ دین بھی اس کی نحوست سے جاتا ہے اور عقل بھی ماری جاتی ہے آخری بات یہ بھی یاد رکھنے کی ہے کہ ہر مسلمان کی قبر پر خانصاحب نے ایک ہی مرتبہ اذان دینے کی اجازت دی ہے لیکن خود اپنی قبر پر سات سات مرتبہ اذان دینے کی انھوں نے تاکیدی وصیت[1] کی تھی جیسا کہ وصایا شریف میں ان کی یہ وصیت موجود ہے۔ یہ بات حد درجہ غیر معقول اور بے ثبوت ہونے کے علاوہ یہ بھی سوچنے پر مجبور کرتی ہے کہ کیا خانصاحب خود بھی یقین رکھتے تھے کہ ہمارا شیطان بہت تگڑا اور مضبوط قسم کا ہے اور ہماری اس کی بہت دیرینہ دوستی ہے وہ ایک اذان سے نہیں بھاگ سکتا اسلئے سات سات بار اپنی قبر پر اذان دینے کی تاکیدی وصیت کر گئے قبر پر اذان دلانے والے معلوم نہیں

[1] وصیت ۹ اور سات بار بآواز بلند حامد رضا اذان کہیں وصایا شریف ص۱۰ ۱۲

اس بات پر کیوں غور نہیں کرتے کہ یہ ضرورت اور تمام فائدے جن کی وجہ سے آج قبر پر اذان دینے کو جاری کیا جارہا ہے کب سے اور کس کی سمجھ سے وجود میں آئے آخر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پھر آپ کے خلفاء ان کے بعد چاروں اماموں کا زمانہ آیا بلکہ اس کے بعد بھی کئی سو سال گذر گئے لیکن کسی صحابی امام اور ولی کے سمجھ میں یہ ضرورت اور فائدے کیوں نہیں آسکے اور سب کے سب کیوں اتنے اچھے اور نیک عمل کو بھول گئے اگر یہ تمام ضرورتیں اور فائدے اس وقت بھی موجود تھے اور اس کے باوجود بھی قبر پر اذان نہیں دیگئی تو واقعہ یہ ہے کہ یہ اذان نہ دینے کی ہی چیز تھی اور اگر دی گئی ہو تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لے کر چار سو سال بعد کے زمانے تک پوری دنیائے اسلام میں کہیں ایک جگہ بھی قبر پر اذان دینے کا کوئی ثبوت پیش کر دے دیدہ باید۔